حدیث وسنت

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

سر ڈھانپنا اور عمامہ پہننا سنتِ رسول ﷺ ہے!

بعض علاقوں میں عموماً عمامہ (پگڑی) پہننے کا رواج ہے اور اسے بھلے مانس اور شریف لوگوں میں عزت اور وقار کی ایک علامت سمجھا جاتا ہے جبکہ ننگے سر رہنے کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس چیز میں اس وقت مزید شدت آجاتی ہے کہ جب کچھ لوگ ننگے سر نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں اور وہ ننگے سر نماز ادا کرنے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ ننگے سر نماز ادا کرنے کو اُنہوں نے اپنی عادت بنا رکھا ہے اور اُنہوں نے اسے سنت کا درجہ دے رکھا ہے۔ دوسرے لوگ ان کی اس عادت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور اس طرح اس معاملہ میں محاذ آرائی کی ایک شکل پیدا ہوجاتی ہے۔ کسی بھی مسئلہ میں تنازع و اختلاف کی صورت میں اہل ایمان کو قرآن وحدیث کی طرف پلٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (النساء:۵۹)

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوْا اللهَ اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۷)

''اور تمہیں جو کچھ رسول ﷺ دے تو اسے لے لو اور جس سے روکے تو رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر عمامہ (پگڑی) باندھا کرتے تھے اور آپؐ کے عمامہ کا رنگ سیاہ تھا۔ کبھی آپ کے سر پر چادر بھی ہوتی جس سے آپ اپنے سر کو ڈھانپ لیا کرتے تھے، اسی طرح ٹوپی کا ذکر بھی احادیث میں موجود ہے جس کا عمامہ کی احادیث کے بعد ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

1. سیدنا جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

"إن رسول اللهﷺ دخل مكة وقال قتيبة دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء بغير إحرام" (صحیح مسلم:۱۳۵۸)

''رسول اللہﷺ فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے اور آپؐ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔''

صحیح بخاری (رقم:۱۸۴۶) اور صحیح مسلم (رقم:۱۳۵۷) میں سیدنا انس بن مالکؓ کی روایت میں ہے کہ ''رسول اللہﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپؐ کے سر پر مِغْفَر (خود) تھا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ

''اس حدیث میں یہ احتمال ہے کہ جب نبیﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، پھر آپ نے اسے اُتار دیا جیسا کہ اسی حدیث میں یہ بات موجود ہے اور اس کے بعد آپﷺ نے عمامہ پہن لیا۔ اس طرح جس صحابی نے جو دیکھا، وہ بیان کردیا اور اس کی تائید سیدنا عمرو بن حریثؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔'' یہ حدیث امام مسلمؒ نے بیان کی ہے ''اور آپؐ نے یہ خطبہ کعبہ کے دروازے کے قریب دیا تھا اور آپؐ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔'' بعض علما نے ان احادیث میں اس طرح بھی تطبیق دی ہے کہ سیاہ عمامہ خود کے اوپر یا نیچے بندھا ہوا تھا تاکہ نبیﷺ اپنے آپ کو خود کے ذریعے محفوظ رکھ سکیں۔'' (فتح الباری:۲۶۱/۴)

❷ سیدنا عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

«إن رسول اللهﷺ خطب الناس وعليه عمامة سوداء»

(صحیح مسلم:۱۳۵۹، شمائل محمدیہ از امام ترمذی:۱۱۷)

''رسول اللہﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔''

ان احادیث سے جہاں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عمامہ پہننا رسول اللہﷺ کی سنت ہے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپﷺ کا آخری عمل عمامہ پہننا ہے، کیونکہ مکہ ۸ ہجری میں فتح ہوا اور آپؐ ۱۱ ہجری کے شروع میں وفات پاگئے اور اس عرصہ کے دوران آپؐ سے اس کے خلاف کوئی عمل ثابت نہیں ہے۔

❸ سیدنا عمرو بن حریثؓ بیان فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

” كأني أنظر إلى رسول اللهﷺ على المنبر وعليه عمامة سوداء قد أرخٰى طرفيها بين كتفيه“ (صحیح مسلم:۱۳۵۹)

”گویا میں رسول اللہﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے جس کا ایک حصہ آپؐ نے پیچھے دونوں کاندھوں کے درمیان چھوڑ رکھا ہے۔“

۴ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں:

كان النبيﷺ إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه . قال نافع: وكان ابن عمر يسدل عمامته بين كتفيه . قال عبيد الله: ورأيت القاسم وسالما يفعلان ذلك . (سنن ترمذی:۱۷۳۶، شمائل محمدیہ:۱۱۸ وقال الالبانی: صحیح (صحیحہ:۷۱۷) وقال زبیر علی زئی: حسن (تخریج مشکوٰۃ المصابیح:۴۳۳۷)

”نبیﷺ جب عمامہ پہنتے تو اس کے ایک حصہ کو دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکاتے۔ امام نافعؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بھی عمامہ کے ایک حصہ کو کندھوں کے درمیان لٹکاتے اور امام عبیداللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا محمد بن قاسمؒ اور سالم بن عبداللہؒ کو دیکھا کہ وہ بھی اس حدیث کے مطابق عمل کیا کرتے تھے۔“

۵ سیدنا ابوعبدالسلامؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ رسول ﷺ عمامہ کس طرح پہنتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ آپؐ عمامہ کے کپڑے کو سر پر گھما کر لپیٹتے تھے اور اس کے سرے کو پیچھے رکھنے کا قصد فرماتے اور دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ (مجمع الزوائد:۱۲۰/۵ وقال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط ورجاله رجال الصحيح)

۶ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ایک طویل حدیث میں ذکر فرماتے ہیں:

”......پھر رسول اللہﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ وہ سریّہ کے لئے تیاری کریں کہ جس پر امیر بنا کر اُنہیں بھیجا جانا ہے۔ پس صبح ہوئی اور اُنہوں نے سیاہ کھدر کے کپڑے کا عمامہ پہنا پھر وہ نبیﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس آپؐ نے ان کا عمامہ اُتار دیا اور انہیں (درست طریقے سے) عمامہ پہنایا اور پیچھے کی طرف چار اُنگلیوں یا اس کے برابر کپڑے کا حصہ چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا: اے ابن عوف! اس طرح عمامہ باندھا کرو، یہ زیادہ اچھا اور خوبصورت لگتا ہے۔ (پھر آپ نے جھنڈا دے کر اُنہیں جہاد کے سلسلہ کی ہدایات دیں) (مجمع الزوائد:۱۲۰/۵ و قال

الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن)

سنن ابوداؤد (رقم:۴۰۷۹) میں بھی اس مضمون کی ایک مختصر روایت موجود ہے، لیکن اس کی سند میں ایک راوی شیخ اہل مدینہ مجہول ہے۔

ان احادیث کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً اپنے سر پر عمامہ باندھا کرتے تھے۔ لہٰذا سر پر عمامہ باندھنا نبی ﷺ کی سنت ہے اور اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جن کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن وحدیث پر عامل ہیں، ان کا اس سنت کو اپنانا زیادہ ضروری ہے۔ ان احادیث کو نگاہ میں رکھا جائے تاکہ سنت پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت کا ہمیں اندازہ ہوسکے اور ترکِ سنت سے محرومی کا بھی پتہ چل سکے۔ یہ امر بھی توجہ طلب ہے کہ اس وقت بعض لوگ اس سنت پر عمل پیرا تو ہیں، لیکن اُنہوں نے ہرے رنگ ہی کو اپنی شناخت بنا رکھا ہے جبکہ نبی ﷺ کے عمامہ کا رنگ سیاہ تھا۔

۷ سیدنا عمرو بن امیہ ضمریؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں:

”رأيت النبي ﷺ يمسح على عمامته وخفيه“ (بخاری:۲۰۵)

”میں نے ﷺ کو اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔“

اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپؐ نے نماز کے لئے جب وضو فرمایا تو عمامہ پر مسح فرمایا اور عمامہ کے ساتھ نماز بھی ادا فرمائی اور حدیث کا ظاہر اسی بات کو چاہتا ہے اور اس بات سے ان لوگوں کا بھی ردّ ہوجاتا ہے کہ جو ننگے سر نماز پڑھنے پر ہی اِصرار کرتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی آیتِ کریمہ ﴿ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ کا سیاق بھی اسی بات کو چاہتا ہے کہ نماز میں سر کو ڈھانکا جائے کیونکہ زینت اسی میں ہے۔

۸ سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے لئے قضاے حاجت سے فارغ ہوئے، پھر آپ نے وضو فرمایا۔ ومسح بناصيته وعلى العمامة وعلى خفيه ”اور آپ نے اپنی پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔ (صحیح مسلم:۲۷۴، سنن ترمذی:۱۰۰)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں عمرو بن اُمیہ، سلمان، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ

www.KitaboSunnat.com

عنہم کی بھی روایات ہیں اور مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (سنن ترمذی: تحت رقم:۱۰۰)

❾ سیدنا بلالؓ بیان فرماتے ہیں:

"إن رسول اللهﷺ مسح على الخفين والخمار" (صحیح مسلم:۲۷۵، ابن ماجہ:۵۶۱)

''رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور چادر پر مسح فرمایا۔''

دوسری روایت میں ہے: «رأيت النبيﷺ يمسح على الخفين والخمار»

(سنن نسائی:۱۰۴، ابن ماجہ:۵۶۱)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور خمار پر مسح کرتے دیکھا ہے۔''

خمار اس چادر کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے سر کو ڈھانپا جائے اور یہاں خمار سے مراد عمامہ ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ، دارالسلام)

❿ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ محرم کپڑوں میں سے کیا پہن سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لايلبس القمص ولاالعمائم ولاالسراويلات ولاالبرانس ولا الخفاف»

''محرم قمیصیں، عمامے، پاجامے (شلوار) برانس (برنس کی جمع یعنی بڑی ٹوپی) اور موزے نہیں پہن سکتا۔ الخ'' (صحیح بخاری:۱۵۴۲، صحیح مسلم:۲۷۹۱)

اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کتاب الحج کے علاوہ کتاب اللباس، باب العمائم میں بھی وارد کیا ہے اور لباس اور عمامہ کے لئے اس حدیث کو دلیل بنایا ہے نیز امام بخاری نے اس حدیث کو گیارہ مقامات پر ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کسی نہ کسی مسئلہ کا استدلال فرمایا ہے اور اس حدیث کو ہر جگہ اپنے مختلف اساتذہ سے ذکر فرما کر اس کی مختلف سندیں بھی ذکر فرمائی ہیں۔

اس حدیث میں محرم کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے۔ حاجی کے لئے احرام کی حالت میں جو کپڑے ممنوع ہیں جیسے قمیص، عمامے، ٹوپی وغیرہ، لیکن عام حالات میں یہی ایک مسلم کا لباس ہے۔ گویا اس حدیث میں نبی ﷺ نے ایک مسلم کے لباس کی تفصیل بیان کردی ہے۔ اس حدیث میں قمیص کے فوراً بعد عمامہ اور پھر ٹوپی کا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں عمامہ، ٹوپی اور قمیص کا ایک خاص مقام ہے۔

⓫ سیدہ عائشہ صدیقہؓ نبی ﷺ کے کفن مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"إن رسول اللهﷺ كُفن في ثلاثة أثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة" (بخاری کتاب الجنائز باب الکفن بلا عمامۃ:۱۲۷۳، مسلم:۹۴۱)

''رسول اللہﷺ کو مقام سحول کے تین سفید دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا ان کپڑوں میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔''

اس حدیث کو امام بخاریؒ نے پانچ مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔اس حدیث میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے نبیﷺ کے کفن میں قمیص اور عمامہ کے نہ ہونے کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبیﷺ جب تک زندہ رہے تو قمیص اور عمامہ آپؐ کا خاص لباس تھا۔ البتہ محرم کی طرح میت کے لئے بھی قمیص اور عمامے کا استعمال درست نہیں ہے۔آج کل قمیص کا استعمال تو عام ہے، البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ قمیص کے ساتھ ساتھ عمامہ کا استعمال بھی عام کیا جائے کہ یہ نبی کریمﷺ سے محبت کی دلیل ہے۔

⓬ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: «الإسبال في الإزار والقميص والعمامة، من جَرَّ منها شيئًا خيلاء لا ينظر الله إليه يوم القيامة » ''درازیٔ اِزار، قمیص اور عمامہ (سب میں گناہ ہے)۔ جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر سے دراز کرے گا اور ٹخنوں کے نیچے تک اُنہیں لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔

(سنن نسائی:۵۳۳۶، سنن ابوداؤد:۴۰۹۴، مشکوٰۃ المصابیح:۴۳۳۲ وقال الالبانی وعلی زئی: صحیح)

احادیث میں اِزار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے والے کے متعلق سخت وعید ذکر کی گئی ہیں۔ سیدنا ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ اُنہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نبیﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا۔ سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: خراب و خاسر ہوگئے یہ لوگ۔

www.KitaboSunnat.com

کون لوگ ہیں یہ اے اللہ کے رسول ﷺ!؟ تو آپؐ نے فرمایا: اِزار کو لٹکانے والا، اِحسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سودا فروخت کرنے والا۔ (صحیح مسلم: ۱۰۶، سنن ابوداؤد: ۴۰۸۷)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پہلی اُمتوں میں سے) ایک شخص اپنی اِزار کو تکبر کے سبب گھسیٹتا ہوا چلا جارہا تھا کہ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (صحیح بخاری: ۳۴۸۵)

صحیح مسلم (رقم: ۲۰۸۸) میں بالوں پر فخر کرنے کا بھی ذکر آیا ہے اور آج یہ دونوں چیزیں نوجوانوں میں دیوانگی کی حد تک موجود ہیں۔ بالوں پر ان کی ہر وقت نظر رہتی ہے۔ یہاں زلف کا کوئی بال پریشان ہوا اور فوراً ہی کنگھی جیب سے باہر آ گئی اور اِزار (پتلون وغیرہ) کو تو اس قدر لٹکایا جاتا ہے کہ وہ زمین پر گھسٹتی ہی چلی جاتی ہے۔

⑬ سیدنا ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً یہ عمامہ ہے یا قمیص یا چادر ہے اور پھر فرماتے: «اللهم لك الحمد أنت كسوتنيه أسألك خيره وخير ما صُنِع له وأعوذ بك من شره وشرما صُنِع له» (ترمذی: ۱۷۶۷، ابوداؤد: ۴۰۲۰، مشکوٰۃ: ۴۳۴۲ وقال الالبانی: اسنادہ صحیح)

''اے اللہ آپ ہی کے لئے تعریف ہے کہ آپ نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کہ جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے، اس کے شر سے۔''

⑭ سیدہ عائشہ صدیقہؓ ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ دوپہر کی گرمی میں ہم اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے میرے والد ابوبکرؓ سے کہا: وہ دیکھو رسول اللہ ﷺ چادر سے سر کو ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۵۸۰۷) اَلتَقَنُّع کا مطلب یہ ہے کہ ''سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا'' اور اسی سے مُتَقَنِّعًا کا لفظ بنا ہے جس کا مطلب 'سر کو ڈھانپتے ہوئے' بنتا ہے۔

⑮ سیدنا براء بن عازبؓ نے ایک طویل حدیث میں ابورافع یہودی کے قتل کا واقعہ بیان کیا ہے جسے سیدنا عبداللہ بن عتیک انصاریؓ نے ایک عجیب حیلہ سے آخر کار قتل کر ڈالا۔ اور

www.KitaboSunnat.com

واپسی میں سیڑھیوں سے اُترتے وقت گر پڑے جس سے ان کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پس اُنہوں نے اپنے عمامہ سے پنڈلی کو باندھ لیا۔ فعصبتها بعمامة (بخاری:۴۰۳۹)

ابو رافع یہودی نبیﷺ کا شدید دشمن تھا اور وہ آپ کو اذیت پہنچاتا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا رہتا تھا لہٰذا اس کا قتل ضروری ہوگیا تھا۔ اس حدیث میں عمامہ کا کہیں بھی ذکر نہیں تھا لیکن جب عبداللہ بن عتیکؓ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اُنہیں کپڑے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اُنہوں نے اپنے سر سے عمامہ اتارا۔ اس طرح عمامہ کا ذکر بھی اس حدیث میں آ گیا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ صحابہ کرامؓ عموماً اپنے سروں پر عمامہ باندھتے تھے اور یہ حدیث اس بات کی زبردست شاہد ہے۔ نیز یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے، کیونکہ یہ واقعہ نبیﷺ کے دور کا ہے۔

⑯ سیدنا سہل بن حنظلہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصنؓ اور اقرع بن حابسؓ نے رسول اللہﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے معاویہ کو حکم دیا کہ ان کے لئے لکھ دے چنانچہ اُنہوں نے لکھ دیا اور رسول اللہﷺ نے اس پر مہر ثبت فرمائی اور اس تحریر کو ان کے حوالے کیا۔ عیینہؓ نے پوچھا کہ اس تحریر میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس بات کا تم نے تقاضا کیا تھا، وہ اس تحریر میں ہے۔ پس اُنہوں نے اسے قبول کیا اور اپنے عمامہ میں اسے باندھ لیا۔ (مسند احمد:۱۸۰/۴، ۱۸۱، صحیح)

⑰ سیدنا محمد بن یحییٰؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی حدرد اسلمیؓ کو نبیﷺ نے یہودی کا قرضہ اُتارنے کا حکم دیا تو وہ بازار گئے اور اپنے سر سے عمامہ اُتارا اور پھر بردہ (ایک دھاری دار چادر) اُتاری اور اسے بیچ ڈالا۔ (مسند احمد:۴۲۳/۳)

یہ حدیث صحیح ہے اور مرفوع ہے کیونکہ صحابی رسول اللہﷺ نے نبیﷺ کے سامنے عمامہ پہن رکھا تھا۔ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ (عبدالرحمٰن) ابوحدرد اسلمیؓ صحابی ہیں جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی ابوحدرد اسلمی کو صحابی قرار دیا ہے اور ابن ابی الحدرد اسلمی کو ان سے راوی بتایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل

⑱ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں:

”خرج رسول اللهﷺ وعليه مِلحَفَةٌ متعطفا بها على منكبيه وعليه عصابة دَسماء...“ (صحیح بخاری:۳۸۰۰)

”رسول اللہ ﷺ ایک چادر اپنے مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر تشریف لائے اور آپ اپنے سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! لوگو، دوسری قومیں بڑھتی جارہی ہیں اور اَنصار کم ہورہے ہیں اور کم ہوتے ہوئے آٹے میں نمک کے برابر رہ جائیں گے۔ پھر تم میں سے جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ اَنصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگزر کرے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وكان آخر مجلس جلسه (صحیح بخاری:۹۲۷)

”اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی جس میں آپ تشریف فرما ہوئے۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: خرج رسول الله في مرضه الذي مات فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر (بخاری:۳۶۲۸)

رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تھی، تشریف لائے۔ آپ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور ایک چکنے کپڑے کو آپ نے اپنے سر پر لپیٹ رکھا تھا......

اس حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ فكان ذلك اٰخر مجلس فيه النبيﷺ

”پس یہ آخری مجلس تھی کہ جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔“

⑲ سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:

”سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عباسؓ انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ اُنہوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ تو جواب ملا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی مجالس یاد آرہی ہیں۔ پس وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔

قال: فخرج النبيﷺ وقد عصب على رأسه حاشية برد قال فصعد المنبر ولم يصعده بعد ذلك اليوم...“پس نبی ﷺ اس حال میں نکلے کہ آپ اپنے سر پر چادر کا

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ باندھے ہوئے تھے۔ پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دن کے بعد آپ دوبارہ منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے (یعنی یہ آپ کا آخری خطبہ تھا)۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگو! میں تم کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پس وہ میری جان وجگر ہیں ان پر جو (میرا حق) تھا، وہ انصار ادا کر چکے ہیں اب ان کا حق باقی ہے۔ ان میں جو نیک ہو تو اس کی قدر کرنا اور جو بُرا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا۔''

(صحیح بخاری:۳۷۹۹)

قد عصب بعصابة دسماء کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے سر پر ایک چکنا کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ عَصْبٌ کے معنی لپیٹنا، باندھنا، گرد پھیرنا کے ہیں اور اسی سے عصبة کا لفظ بنا ہے جس کا مطلب پٹی، (بڑا) رومال، عمامہ کے ہیں۔ (لغات الحدیث:۳/۱۱۶)

اور دوسری روایت میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے: وقد عصبت علی رأسه حاشیة برد ''اور آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے تھے۔ الغرض آپ نے اپنے سر پر کپڑا باندھ کھا تھا یا آگے سر پر عمامہ تھا، بات ایک ہی بنتی ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ آپ کا آخری عمل سر کو ڈھکے ہوئے ہی تھا اور سر کو ڈھکنے کی یہ بھی زبردست دلیل ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر جو خطبہ دیا تھا، اس وقت بھی آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا اور اس آخری خطبہ میں بھی عمامہ آپ کے سر پر موجود تھا۔ کیونکہ جو کپڑا سر پر لپیٹا جائے، وہ عمامہ کہلاتا ہے اور اس حدیث سے ننگے سر رہنے کی تردید ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ سنت سے محبت رکھنے والوں کو ننگے سر ہونے سے بچنا چاہئے۔

ان تمام احادیث کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ عمامہ ایک محبِّ رسول مسلمان کے لباس میں شامل ہونا چاہئے اور عمامہ سر کو ڈھانپنے کی ایک مستقل سنت ہے اور ننگے سر کے مقابلے میں عمامہ اور ٹوپی وقار کی علامت قرار پاتی ہے۔ احادیث میں ٹوپی کے مقابلے میں عمامہ کی احادیث بہت زیادہ اور کثرت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔ البتہ ٹوپی کی ترغیب پر بھی صحیح روایات موجود ہیں جن کا ذکر ٹوپی کے عنوان کے تحت آئے گا۔☆ ان شاء اللہ تعالیٰ

آثارِ صحابہ کرامؓ

www.KitaboSunnat.com

❶ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے پانچ مرفوع روایات عمامہ کے سلسلہ میں گزر چکی ہیں جس میں سے ایک روایت میں بَرْنَسْ (بڑی ٹوپی) کا بھی ذکر ہے اور انہی سے مروی ترمذی کی حدیث کے تحت ان کا ایک اثر بھی گزر چکا ہے۔اب ان کا دوسرا اثر بھی ملاحظہ فرمائیں:

❷ سیدنا عبداللہ بن دینارؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو ایک گدھا بھی اپنے ساتھ رکھتے جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو آسانی اور آرام کے لئے گدھے پر سواری کرتے تھے اور ایک عمامہ جسے وہ سر پر باندھے رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دن وہ اپنے گدھے پر جارہے تھے کہ ایک دیہاتی سے ان کی ملاقات ہوگئی۔عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تو فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے، اس نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے اس اَعرابی کو گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہوجا اور عمامہ بھی دیا اور فرمایا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے۔ان کے بعض ساتھیوں (عبداللہ بن دینارؒ) نے کہا:

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے! آپ نے اپنی آرام دہ سواری (گدھا) ان کو دے دیا اور عمامہ بھی ان کو دے دیا جسے آپ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ پس اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''نیکیوں میں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے حسن سلوک کرے اور اس دیہاتی کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔'' (صحیح مسلم:۲۵۵۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی اتباع کرنے والے اور ان سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے اور اس کا اندازہ احادیث کے مطالعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔سیدنا عبیدؒ بن جریج روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ میں آپ کو ہی کرتے دیکھتا ہوں اور آپ کے دوسرے ساتھی ان پر عمل نہیں کرتے۔ (ان میں سے ایک چیز انہوں نے یہ ذکر کی کہ) آپ النعال السبتية ''بغیر بالوں والے جوتے'' ہی پہنتے ہیں۔تو سیدنا عبداللہؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بغیر بالوں والے جوتے ہی پہنتے تھے اور ان کو پہنے پہنے آپ وضو بھی فرماتے۔اس لئے میں بھی ان کا پہننا ہی پسند کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری:۵۸۵۱)

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کی سنتوں سے کس قدر پیار کیا کرتے تھے، اس کا اندازہ سیدنا انس بن مالکؓ کے طرزِ عمل سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ سیدنا انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے ہاں تشریف لائے۔ وہ آپ کے لئے کدو (کا سالن) لے کر آیا، آپ اسے کھانے لگے۔ سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول ﷺ کو کدو کھاتے دیکھا، تب سے میں اسے پسند (محبت) کرتا ہوں۔'' (صحیح بخاری: ۵۴۳۳)

یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ اپنے سر پر عمامہ باندھے رکھتے تھے۔

❸ سیدنا نافعؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ عمامہ باندھتے تھے اور اس کے سرے (شملے) کو دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکاتے۔ امام عبیداللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بہت سے أَشْیَاخ (شیخ کی جمع یعنی اساتذہ) نے خبر دی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ عمامے باندھتے تھے اور ان کے سروں کو وہ کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۴۷، طبع بیروت 'صحیح')

❹ سیدنا ابو عمر مولی اسماءؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو ایک عمامہ خریدتے ہوئے دیکھا کہ جس پر نشان (بیل بوٹے) بنے ہوئے تھے۔ (ابن ماجہ: ۳۵۹۴ 'صحیح')

❺ سیدنا جویریہ بن قدامہؒ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ جب زخمی ہوگئے۔ وقد عصب بطنه بعمامة سوداء والدم يسيل اور اُنہوں نے عمامہ کو اپنے پیٹ کے گرد زخم پر لپیٹ رکھا تھا اور ان کا خون جاری تھا (کیونکہ آنتیں کٹ چکی تھیں)۔

(مسند احمد: ۱/۵۱ 'صحیح')

❻ سیدنا سلیمانؒ☆ بن ابی عبداللہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اوّلین کو پایا جو سوتی کپڑے کے عمامے باندھتے تھے۔ (جن کے رنگ) سیاہ، سفید، لال، ہرے اور زرد ہوتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک عمامہ (کا ایک سرا) اپنے سر پر رکھتے تھے اور اس پر ٹوپی رکھتے اور پھر اس طرح عمامہ کو گھما کر باندھتے یعنی عمامہ کے کپڑے کو سر پر لپیٹ لیتے تھے۔ اور اسے ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۴۷)

❼ سیدنا ہشامؒ ⊙ بیان کرتے ہیں کہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ

www.KitaboSunnat.com

جب سجدہ کرتے تو ان کے ہاتھ کپڑوں پر ہوتے اور ان میں سے ہر شخص (گرمی اور تپش سے بچنے کے لئے) اپنے عمامہ پر سجدہ کرتا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۲۹۸)

سیدنا حسن بصریؒ کی روایت امام بخاری نے صحیح بخاری میں بھی معلقاً ذکر فرمائی ہے۔ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں: كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه في كمه (صحیح بخاری قبل حدیث ۳۸۵)

''صحابہؓ عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے اور ان کے دونوں ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔''

۸ سیدنا جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیارؒ کے ساتھ سفر پر نکلا۔ جب ہم لوگ حِمص پہنچے تو عبیداللہ نے کہا کہ چلو وحشی (بن حرب حبشیؓ) سے ملتے ہیں اور اس سے سیدنا حمزہؓ کے قتل کا حال پوچھتے ہیں۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ وحشیؓ حمص ہی میں رہتے تھے۔ ہم نے ان کا پتہ معلوم کیا۔ لوگوں نے بتایا: دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھا ہے اور مشک کی طرح پھولا ہوا ہے۔ جعفرؒ نے کہا کہ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کچھ دیر کھڑے رہے۔ پھر ہم نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔ اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے اور وحشیؓ کو ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آتا تھا، سوائے آنکھوں اور پاؤں کے۔ عبیداللہؒ نے ان سے پوچھا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وحشیؓ نے اُن کو دیکھا اور کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت اُمّ قتال بنتِ ابوعیص سے نکاح کیا تھا۔ اُمّ قتال نے مکہ میں ایک بچہ جنا، میں اس کے لئے انّا ڈھونڈ رہا تھا۔ میں نے اس کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اُٹھا لیا، پھر وہ لڑکا میں نے اس کی ماں کو دے دیا، گویا میں اب وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں (یعنی تم وہی لڑکے ہو)۔ عبیداللہؒ نے یہ سن کر اپنے سر سے عمامہ کھول دیا۔ (صحیح بخاری:۲/۴۰۷)

مصنفِ ابن ابی شیبہ کے كتاب اللباس والزينة میں بعض صحابہؓ اور تابعین کرامؒ کے آثار بھی مذکور ہیں۔ چنانچہ عمامہ کے متعلق مزید آثار ملاحظہ ہوں، اختصار کے پیش نظر محض اثر نمبر اور اس کی فنی حیثیت کا مختصر اشارہ کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۹ سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ: باب ۴۳ حدیث نمبر ۲، اس اثر کی سند صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

⑩ سیدنا زید بن ثابت انصاریؓ: باب۴۴ حدیث ۳، اس اثر کی سند میں شریک بن عبداللہ نخعی کوفی ہیں اور امام اعمش کا عنعنہ بھی ہے۔ شواہد میں اس اثر کو پیش کیا گیا ہے۔

⑪ سیدنا انس بن مالک انصاریؓ: باب۴۲، حدیث ۲۔ اس اثر کی سند صحیح ہے۔

⑫ سیدنا علیؓ: باب ۴۰، حدیث ۲۔ اس اثر میں امام اعمش کا عنعنہ ہے۔

⑬ سیدنا حسین بن علیؓ: باب ۴۰ حدیث ۲۱۔ اس اثر میں شریکؒ ہے جس کی روایت شواہد میں درست ہے۔

تابعین کرام رحمہم اللہ کے آثار

یہ آثار بھی مصنفِ ابن ابی شیبہ میں وارد ہیں:

① امام حسن بصریؒ: آپ کا اسم گرامی حسن بن ابوحسن بصری انصاری ہے۔ آپ کے والد کا نام یسار ہے۔ آپ ثقہ، فقیہ، فاضل اور مشہور (امام) ہیں۔ کثیر الارسال اور مدلس ہیں۔ ان کا اثر دو صحیح سندوں سے موجود ہے۔ (باب ۴۰ حدیث ۹ اور باب۴۳ حدیث ۱۰)

② امام عبداللہ بن یزید بن قیس نخعی ابوبکر کوفیؒ ثقہ ہیں اور صحاحِ ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ ان کا اثر باب ۴۰ حدیث ۱۱ میں ہے۔ سند صحیح ہے۔

③ امام محمد بن حنفیہؒ کا نام محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی ابوالقاسم ابن حنفیہ مدنی ہے۔ آپ ثقہ، عالم اور صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔ ان کا اثر باب ۴۰، حدیث ۱۳ میں ہے۔ اس اثر کی سند صحیح ہے۔

④ امام اسود بن یزید بن قیس نخعی ابوعمرو یا ابوعبدالرحمٰن مُخَضْرَم ہے (مُخَضْرَم وہ شخص ہے جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا) ثقہ، مکثر فقیہ اور صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔ ان کا اثر باب ۴۰، اثر ۱۵ میں ہے۔

⑤ امام ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ عبدی عوفی بصری ہے۔ ابونضرہ ان کی کنیت ہے اور اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ ثقہ ہیں، صحیح مسلم اور کتبِ اربعہ کے راوی ہیں۔ ان کا اثر دوسندوں سے ہے۔ باب ۴۰، حدیث ۲۲ اور باب ۴۳، حدیث ۹ دونوں سندیں صحیح ہیں۔

⑥ امام شعبیؒ کا نام عامر بن شراحیل شعبی ابوعمر ہے۔ ثقہ مشہور ہیں، فقیہ اور فاضل ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

امام مکحولؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کا اثر باب ۴۱، حدیث ا میں ہے، سند صحیح ہے۔

۷ امام سعید بن جبیرؒ کا نام سعید بن جبیر اسدی کوفی ہے۔ آپ ثقہ ثبت اور فقیہ ہیں۔ عائشہؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ وغیرہ سے ان کی روایت مرسل ہے۔ اُنہیں حجاج بن یوسف کے سامنے قتل کیا گیا۔ ان کا اثر باب ۴۱، حدیث ۲ میں ہے۔ اس اثر کا راوی اسماعیل بن عبدالملکؒ صدوق لیکن کثیر الوہم ہے۔

۸ امام احنفؒ کا نام احنف بن قیس بن معاویہ بن حصین تمیمی سعدی ابوبحر ہے۔ اس کے علاوہ ان کا نام ضحاک ہے اور صَخَر بھی منقول ہے۔ آپ بھی مُخضرم، ثقہ اور صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔ ان کا اثر باب۴۲ حدیث ا میں بہ سند صحیح موجود ہے۔

۹ قاضی شریحؒ کا نام شریح بن حارث بن قیس کوفی نخعی القاضی ابو اُمیہ ہے۔ آپ بھی مخضرم اور ثقہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو صحبت حاصل ہے۔ آپ کا اثر دو سندوں سے ہے۔ باب۴۳ حدیث ۷ اور باب۴۴ حدیث ا۔ دونوں سندیں صحیح ہیں۔ شریک کے اثر کی تائید امام وکیع کے اثر سے بھی ہوتی ہے۔

۱۰ امام سالم کا نام سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی ابوعمر یا ابوعبداللہ مدنی ہے۔ مدینہ کے کبار فقہائے سبعہ سے ہیں۔ آپ ثبت، عابد اور فاضل ہیں۔ سنت اور طریقہ پر عمل پیرا ہونے میں اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ کے مشابہ تھے۔ صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔

۱۱ امام قاسم کا نام القاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق تیمی ہے۔ آپ ثقہ ہیں اور فقہائے مدینہ میں سے ایک ہیں۔ امام ایوبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔ ان دونوں کا ایک اثر ترمذی کے حوالہ سے گزر چکا ہے اور دوسرا اثر باب۴۳ حدیث ۸ میں بہ سند صحیح ہے۔

۱۲ **سیدنا جبریل علیہ السلام کا عمامہ:** سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ فرعون کے غرق ہونے کے دن جبریل علیہ السلام کے عمامہ کا رنگ سیاہ تھا۔ (مصنف بن ابی شیبہ: باب۴۰ حدیث ۱۲) امام سعید تک سند صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد کی ایک روایت میں عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سوار تاتاری (ترکی) گھوڑے پر سوار ہوکر آیا اور اس کے سر پر عمامہ تھا جس کا سرا اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھا۔ پس میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ (۱۵۲،۱۵۰/۶) اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عمر بن حفص عمری مدنی ضعیف ہے۔ (جاری ہے)

لاہور میں قرآن وسنت کی براہِ راست تعلیم کی سب سے بڑی درسگاہ

جامعة لاهور الاسلامية میں داخلے جاری ہیں۔

نئے عزم وولولے اور تعلیمی وانتظامی معیار واصلاحات کے ساتھ

جامعہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے!

قابل ترین اور انتہائی تجربہ کار اساتذہ کی زیرنگرانی تعلیم وتربیت کا نادر موقع

قابل ومحنتی طلبہ کیلئے ماهوار 300 روپے وظیفه

ہر سال بہترین مثالی طلبہ کے لئے حج وعمرہ کے ۵ بیش قیمت انعام

بنیادی اہلیت: مڈل یا حفظِ قرآن ...... ششم تا بی اے، سکول کی لازمی تعلیم

حافظ حسن مدنی بن حافظ عبدالرحمٰن مدنی (مدیر التعلیم) ۹۱/ بابر بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور